يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ • سورہ محمد

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیت اہل حدیث ہند کا نقیب

پندرہ روزہ ترجمان دہلی

مدیر: حافظ محمد یوسف
معاونین
محمد سلیمان صابر
عبد الرشید ندوی

جلد ۳۵ یکم مارچ ۱۹۸۳ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ شمارہ ۱۳

رحمت کی نشانیاں

اور (دیکھو) اس کی (رحمت کی) نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے پیدا کر دیئے (یعنی مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد) تاکہ اس کی وجہ سے تمہیں سکون حاصل ہو۔ پھر یہ اس کی کارفرمائی دیکھو، کہ تمہارے (یعنی مرد اور عورت کے درمیان) محبت اور رحمت کا جذبہ پیدا کر دیا۔ بلاشبہ ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرنے والے ہیں اس میں (حکمت الٰہی) کی بڑی نشانیاں ہیں (۳۰ : ۲۱)

عورتوں پر اسلام کے احسانات

جناب خورشید احمد بی۔اے

نسائیات۔ کی قدیم تاریخ دنیا کی ایسی دردناک داستان ہے کہ مشکل ہی سے کوئی شخص اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کی صحت کا یقین کر سکتا ہے۔ لیکن واقعات تو محو نہیں ہو سکتے اور یہ بدنما داغ انسانیت کی پیشانی سے کبھی مٹ نہیں سکتا کہ مرد نے اس آغوش کو زخمی کر دیا جس میں اس نے پرورش پائی تھی اور اس سینہ کو مجروح کیا جس سے اس کا رشتۂ حیات وابستہ تھا۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کوئی ایسا وحشیانہ سلوک اور برا سلوک نہیں تھا جو عورت کے ساتھ روا نہ رکھا گیا ہو اور دنیا کی کوئی ایسی ذلت نہ تھی جو اس مظلوم طبقہ کو برداشت نہ کرنی پڑی ہو۔

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے شاذ صورتوں کے ہمیشہ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ عورت مرد کے مقابلہ میں بہت کمزور اور ذلیل ہے اور یہی خیال دنیا کی سب قوموں میں پایا جاتا تھا۔ یونانی کہتے تھے سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے لیکن عورت کے شر کا مداوا ناممکن ہے۔ سقراط کہتا تھا عورت سے زیادہ فتنہ و فساد کی کوئی اور چیز دنیا میں نہیں ہے۔ وہ ایک ایسا درخت ہے جو بظاہر خوشنما اور خوبصورت نظر آتا ہے مگر جب کوئی چڑیا اسے کھا جاتی ہے تو وہ فوراً مر جاتی ہے بجز ذلیل مردوں کے وہ سب تناسخ کے عالم میں عورت بن جائیں؟

عورت کی تحقیر کا خیال صرف حکماء و فلاسفہ کے دماغ تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ مذہبی دنیا میں بھی اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا تھا چنانچہ ترتولین لکھتا ہے

عورت شیطان کا آلہ ہے۔ یوحنا کا قول ہے عورت شر کی بیٹی ہے اور امن و سلامتی کی دشمن ہے روایات انجیل کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کا بھی اپنی ماں کو جھڑک دینا ظاہر ہوتا ہے۔ انطونی لکھتا ہے۔ عورت شیطان کے بازوؤں کا کرشمہ ہے اور اس کی آواز سانپ کی آواز ہے۔ بوناونچر کا قول ہے عورت ایک بچھو کے مانند ہے جو ہر وقت ڈسنے کو تیار رہتا ہے۔

قدیس سائپرین کا قول ہے کہ عورت شیطان کا وہ آلہ ہے جس سے شیطان ہماری روحوں پر قبضہ کرتا ہے۔ گریگری اعظم کا خیال ہے عورت میں بچھو کی طرح زہر ہے اور اژدہے کی طرح کینہ۔ قدیس جان ڈسپین کہتا ہے عورت کذب کی بیٹی ہے دوزخ کی رکھوالی ہے اور امن کی دشمن ہے اور اسی کی وجہ سے آدم علیہ السلام نے بہشت کو چھوڑا تھا۔ ژرم لکھتا ہے عورت کی وجہ سے شیطان نے دنیا پر غلبہ پایا آدم اسی وجہ سے بہشت سے محروم کئے گئے دنیا کے تمام خطرناک درندوں سے زیادہ خطرناک ہے۔

عیسائیوں کے مرکز روما الکبریٰ میں عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی ان پر جانوروں کی طرح حکومت کی جاتی تھی اور یقین کیا جاتا تھا کہ اس طبقہ کو آرام اور آسائش کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ذرا سے قصور پر عورتیں ذبح کر دی جاتی تھیں۔

سولھویں اور سترھویں صدی عیسوی جادو سے نفرت کی تحریک زوروں پر تھی۔ [illegible] اکثر صورتوں میں عورتوں پر ہی جادوگری کا الزام عائد کیا جاتا تھا اور وہی ظلم کی شکار ہوتی تھیں۔

انگلینڈ اور سکاٹلینڈ [illegible] وغیرہ جیسے بادشاہوں کے ساتھ عورتوں اور ان کے بچوں کو سحر کے الزام میں ذبح کیا ہے اس سے تاریخ یورپ کے صفحات رنگین ہیں جس میں اول کے عہد میں ہزاروں کا اس جرم میں جلایا جانا اور لانگ پارلیمنٹ کے زمانہ میں سزائیں دینا تاریخ کے نمایاں واقعات ہیں

انگلستان میں عورتوں کو سزا دینے کے لئے ایک خاص مجلس وضع کی گئی اس نے عورتوں پر ظلم کرنے کے لئے نئے نئے قوانین مرتب کئے۔ الغرض سارے یورپ میں اس صنف نازک پر ستم کرنے کا عہد کر لیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں نے نوے لاکھ عورتوں کو زندہ جلا دیا۔ [illegible] کے قول کے مطابق فطرت نے مرد کو قوت اور عقل دی ہے اور عورت کو زینت و خوشنمائی عطا کی ہے اگر عورت سے یہ خارجی پردہ اٹھا لیا جائے تو اس کی اہمیت اور قدر و قیمت ختم ہو جاتی ہے۔ فرانس کا ایک مشہور شاعر لکھتا ہے میں فطرت سے اس لئے برہم ہوں کہ اس نے اس کینہ جانور عورت کو مردوں کے محاسن کو کم کرنے کے لئے کیوں پیدا کیا ہے؟

یہ تو ان لوگوں کی حالت ہے جو نہایت شدت سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ عورت کی قدر و منزلت کرنے والی صرف ہماری ہی قوم اور ہماری تعلیم ہے مگر افسوس کہ واقعات اور تاریخ ان کا ساتھ نہیں دیتے

رومن کیتھولک فرقہ کی تعلیمات کی رو سے عورت کلام مقدس کو چھو نہیں سکتی تھی اور نہ ہی اکثر گرجوں میں داخل ہونے کی اجازت تھی۔

زیادہ سے زیادہ گھر کی پاسبانی کر سکتی تھی

اسی طرح عرب کا حال تھا مرد جس قدر عورتوں سے شادی کرنا چاہتا تھا کر سکتا تھا دوسری قوم کی گرفتار شدہ عورتوں سے نہایت ذلیل اور حیا سوز کام لئے جاتے تھے عورت محض ایک جائداد کے طور پر سمجھی جاتی تھی نہ صرف یہ کہ اس کا اپنے متوفی خاوند اور رشتہ داروں کی وراثت میں کوئی حصہ تسلیم نہ کیا جاتا تھا بلکہ وہ خود جائداد کا ایک حصہ قرار پا کر متوفی کے ورثہ میں تقسیم ہو جاتی وارث چاہتا تو اس سے نکاح کر لیتا تھا اور وہ چاہتا تو دوسرے شخص سے شادی کرا دیتا تھا یہاں تک کہ باپ کی بیویوں کو ورثہ کا مال سمجھ کر بیٹے ان کے ساتھ شادی کر لیتے تھے طلاق دینے کا طریقہ بھی نرالا تھا ایک مرد کئی بار طلاق دے کر پھر عورت کو واپس لے سکتا تھا بعض دفعہ عورت کو مال کی طرح معلق چھوڑ دیا جاتا تھا عشق و محبت اور ناجائز تعلقات کے نہایت فحش قصے فخریہ بیان کئے جاتے تھے بعض اعلیٰ خاندانوں کی خواتین سے تشبیب کرنا یعنی ان کو مخاطب کر کے عشقیہ اشعار میں ان کا ذکر کرنا فخر کے لائق سمجھا جاتا تھا لڑکی کے پیدا ہونے کی خبر سے باپ کا منہ غیرت سے سیاہ ہو جاتا تھا اور وہ سوچ میں پڑ جاتا تھا اور گڑھے کے کنارے جو اس غرض سے پہلے ہی کھود رکھا ہوتا تھا اسے کھڑا کیا جاتا تھا پھر دھکا دے کر اسے گڑھے میں گرا دیتا تھا لڑکی چیختی چلاتی رہتی تھی لیکن باپ لخت جگر پر مٹی ڈال کر اس سنگدلی کا ثبوت دیتا جس کے سامنے پتھر بھی پانی ہو جائیں۔ عرب کا ایک شاعر لکھتا ہے

ان النساء شیاطین خلقن لنا
نعوذ باللہ من شر الشیاطین

عورتیں شیطان ہیں جو ہمارے لئے پیدا کی گئی ہیں پس ہم اللہ تعالیٰ سے شر شیاطین سے پناہ چاہتے ہیں۔

جب ایک رئیس عرب کی لڑکی نے انتقال کیا تو اس نامور رئیس کے ایک مصاحب نے ان الفاظ میں تعزیت کی کہ [illegible] بہترین داماد قبر ہے [illegible] فضیلت ہے ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ اگر کسی شخص کی بیوی اس سے پہلے مر جائے تو گویا اس شخص کی [illegible] اور اگر کسی [illegible] بیٹا قبر میں اتر دیا تو گویا اس نے اپنے داماد سے بڑا انتقام لے لیا ایک شاعر کہتا ہے

تهوى حياتي واهوى موتها شفقا
والموت اكرم نزال على الحرم

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں از راہ شفقت اس کی موت چاہتا ہوں کیونکہ موت عورتوں کے حق میں بہترین مہمان ہے

بعض اوقات نکاح کے وقت یہ معاہدہ ہو جاتا تھا کہ جو لڑکی پیدا ہو گی اسے مار ڈالا جائے گا۔ اس صورت میں غریب ماں سے کتنی مصیبتوں کا شکار کر کے ان کے قتل کا ارتکاب کرایا جاتا تھا اسی طرح دنیا میں ہر طرف جہالت بربریت ظلم و ستم وحشت خونریزی کا دور دورہ تھا

ہاں ایک بوڑھی غیرت [illegible] حرکت

بڑا [illegible] امر [illegible] بقیہ صفحہ

پندرہ روزہ ترجمان دہلی

جلد نمبر ۲۸ — یکم مارچ ۱۹۸۳ء مطابق ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ — شمارہ نمبر ۵

مسائل امروز

امریکہ کے اخبار واشنگٹن پوسٹ ... نے پر
کی خبر اڑائی تھی کہ ہندوستان نے استعمال شدہ
ایندھن کو پھر سے کام میں لیکر اس پلانٹ
تیار کر رہا ہے جو کیمیائی ہتھیار بنانے کے
کام آتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ ہندوستان
سال میں دو درجن سے زیادہ ایٹم بم بنانے کی
صلاحیت رکھتا ہے اور ہتھیار سازی میں کام
کرنے والی ٹیکنالوجی کا تجربہ کر رہا ہے۔
وزیراعظم نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے
اور کہا ہے کہ وہ تو اس بات کے بھی خلاف
ہیں کہ ... ایٹمی مقاصد کے
... کیا جائے، لیکن آج کے حالات
اور دراصل کی ترقی کے لئے چونکہ اس کا
استعمال ناگزیر ہو گیا ہے اس لئے اس سے
کام لیا جا رہا ہے۔ جنگی مقاصد کے لئے ایٹم
کا استعمال کوئی سوال نہیں ہے البتہ ہمیں
... سے ہوشیار رہنا ہے

افریقی ملک

اسرائیل اور زائیر کے درمیان پانچ سال
کے ایک فوجی معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں،
اس کے تحت اسرائیل زائیر کی فوج (...)
کی از سر نو تنظیم کرے گا اور انہیں جدید
ہتھیاروں سے لیس کرے گا اس سے زائیر
کی فوج سے ہمسایہ ریاستوں کو سخت تشویش
پیدا ہو گئی ہے زائیر کے سربراہ جنرل
موبوتو خود اپنے ملک کے مارشل بن گئے
ہیں ... ۱۹۷۳ء
میں جب عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ
ہوئی تو انہوں نے اسرائیل سے سفارتی
تعلقات توڑ لئے تھے ... کے بعد
... ۲۰ کروڑ ڈالر کی
امداد حاصل کی۔ اسرائیل اتنی مالی امداد دے
سکتا تھا، لیکن وہ ٹیکنیکی امداد مہیا کرنے
میں ... کر سکتا ہے جسے حاصل کرنے
کے لئے اب موبوتو نے اسرائیل سے گٹھ
جوڑ کیا ہے۔ ... ہے کہ وہ ایک

ایسے ملک میں جس میں نچلی سطح سے اوپر کی
سطح تک کرپشن اور بدعنوانیاں دیکھنے میں آتی
ہیں کس حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں

ناوابستہ کانفرنس

نئی دہلی میں ناوابستہ کانفرنس کی تیاریاں
تقریباً مکمل ہو چکی ہیں تقریباً سو ملکوں کے
نمائندے اس میں شریک ہوں گے،
کانفرنس کا ایجنڈا اگرچہ خود ناوابستہ کانفرنس
ہی منظور کرے گی پھر بھی سرکاری حلقوں
میں بتایا گیا کہ جو مسائل اس میں زیر بحث آئیں
گے ان میں ترک اسلحہ، بین الاقوامی صورت
حال کا جائزہ، اقتصادی امور کا پر امن
حل ...، باہمی امداد کی پیشکش،
باہمی مذاکرات اور ترقی پذیر اور دوسرے
ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون، اور
عراق ایران کے درمیان جنگ جیسے اہم مسائل
زیر بحث آئیں گے۔ راجیہ سبھا میں وزیر
خارجہ مسٹر پی وی نرسمہا راؤ نے بتایا
کہ فلسطین کی صورت حال کے بارے میں
سیاسی قرارداد کا مسودہ تیار کر لیا گیا
ہے جس پر کانفرنس میں غور کیا جائیگا۔
اس کانفرنس اور ناوابستہ تحریک کی افادیت
کے بارے میں مختلف حلقوں میں سوالات
کئے گئے ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے
وزیر خارجہ مسٹر راؤ نے اخباری نمائندوں
کو بتایا کہ ناوابستہ تحریک کوئی حکومتی منظم
نہیں ہے کہ وہ فیصلوں پر عمل درآمد کرا سکے
بلکہ وہ محض ایک تحریک ہے جس کا مقصد
ان فیصلوں کے حق میں رائے عامہ کو ہموار
کرنا ہے۔
اس کانفرنس کے موقع پر حفاظت کے زبردست
انتظامات کئے گئے ہیں آنے جانے والوں کی
زبردست چیکنگ ہوگی، تمام غیر ملکیوں
کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پاسپورٹ اور
تمام ضروری کاغذات ہر وقت اپنے
رکھیں یہ حکم ۱۳ مارچ تک نافذ رہے گا۔

آسام

آسام میں جو قتل و غارتگری ہوئی ہے اس
پر ہندوستانی پارلیمنٹ میں زبردست بحث ہوئی
ہے اور آخر میں پارلیمنٹ نے ایک قرارداد
منظور کی جس میں اس قتل و غارتگری کی مذمت
کی گئی اور آسامیوں سے اپیل کی گئی کہ
وہ امن برقرار رکھیں نیز ایسی فضا پیدا
کریں ... امداد اور بحالیات کا کام
... جاری رکھ سکیں۔
آسام میں یہ قتل و غارتگری اگرچہ لسانی بنیاد
پر ہوئی ہے لیکن مسلم اقلیت کی بڑی آبادی
بھی اس کی لپیٹ میں آگئی ہے
ابھی مجموعی طور پر ایک ہزار آدمیوں کی ہلاکت
کا اندازہ لگایا گیا ہے لیکن اندیشہ ہے کہ شاید
یہ تعداد دو ہزار کے قریب پہنچ جائے،
اس قتل عام کی اور گاؤں کے گاؤں جلا کر
انہیں اجاڑنے کی مثال ہندوستان کی
تاریخ میں نہیں ملتی، حکومت صورت حال پر
قابو پانے کی اپنی بھرپور کوشش کر رہی ہے
لیکن مخالف پارٹیوں کا اسے تعاون نہیں
مل رہا ہے،
درحقیقت یہی اپوزیشن پارٹیاں آسام کی صورت
حال کو خراب کرنے کی ذمہ دار ہیں، اور اس
سلسلہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کا کردار تو
بہت گھناؤنا رہا ہے

پنجاب

پنجاب کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا ہے
جس کی وجہ یہ ہے کہ اکالیوں نے بہت سخت
رویہ اپنا لیا ہے اور وہ کسی طرح اپنے مطالبات
سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں
وہ چنڈی گڑھ کو بھی لینا چاہتے ہیں اور یہ بھی
چاہتے ہیں کہ ... کیا
جائے ... کر دیا جائے
... نے تجویز رکھی تھی کہ
چنڈی گڑھ کے بدلے میں ... دیہات پنجاب
کو دے دئے جائیں لیکن اکالیوں نے یہ تجویز رد
کر دی۔

اب اکالیوں کے لیڈر سنت ... سنگھ
لونگوال نے سکھوں کو مجبور کیا ہے
کہ وہ عظیم قربانی کے لئے تیار ہو جائیں

سنٹرل وقف

وزیر قانون مسٹر شیو شنکر نے ...
میں منعقدہ مرکزی وقف کونسل کے ...
میٹنگ میں اعلان کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے
رواں اجلاس کے آخر میں ایک بل وقف
ایکٹ کی ترمیم کے لئے پیش کیا جائیگا
اس کی ضرورت بقول ان کے اس لئے پیش آئی
کہ حکومت سے پہلے ایسی شرطوں پر رہنے
دے گئے ہیں جو وقف بورڈ کے مفاد کے
خلاف ہیں۔

اضافی آمدنی

وزیر ریلوے مسٹر اے بی اے غنی خان
چودھری نے کرایہ بھاڑے میں ... ارب
۸۹ کروڑ روپیہ کے اضافے سے جو بجٹ
پیش کیا ہے اس نے پورے ملک میں تہلکہ
مچا دیا۔ ایک زمانہ تھا جب ریلوے بجٹ
ہوا کرتا تھا لیکن اب ہر نئے دن ...
پر ترقی کا زمانہ ہے۔ ملک ترقی پذیر ہے
تو ریلوے کرایہ بھاڑا ترقی پذیر کیوں نہ
ہو، ریلوے کرایہ بھاڑے میں ہی اضافہ
نہیں ہوا بلکہ اس کے ساتھ ہی حکومت نے
عام بجٹ کا انتظار کئے بغیر ایک نوٹیفیکیشن
کے ذریعہ ڈاک تار کے محصولات میں
اضافہ کا بھی اعلان کر دیا اس سے اندازہ
ہے کہ ستر کروڑ روپیہ کی اضافی آمدنی
ہو گی ———

اسلامی دنیا

تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) اور
مسٹر یاسر عرفات کے الفتح کو کوئی
کامیابی ہوئی ہے۔ فلسطینی پارلیمنٹ میں جس کا
اجلاس حال ہی میں الجیریا میں ہوا اعتدال
پسندوں کی مخالفت کے باوجود ...
... کر لئے گئے ہیں جو مسٹر ...
کے حامی ہیں، انہیں اس تنظیم میں رد و بدل کا ...

مسلک اہلحدیث

اور اس کے تقاضے

ڈاکٹر حکیم عنایت اللہ صاحب نسیم سوہدروی علیگ

مسلک اہلحدیث ایک ایسے مکتب فکر سے عبارت ہے جس کا مطلب کتاب اللہ و سنت رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کے سوا کچھ اور نہیں۔ ایسے لوگ کتاب اللہ کو فرمان رسول و اعمال رسول کی روشنی میں قابل اتباع اور اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں ان کا ایمان ہے کتاب اللہ کا وہی مفہوم صحیح اور درست ہے جس پر رسول اللہ نے خود عمل کیا۔ اس سے انحراف اور اس میں اپنی فکر و ترجیح کا دخل ان کے نزدیک سراسر گمراہی و ضلالت ہے۔ پوری دنیا نے دیکھا کہ صاحب وحی نے کتاب اللہ کی روشنی میں عربوں جیسی اکھڑ و سرکش اور جاہل قوم کو ظلمت کی وادیوں سے نکال کر بصیرت و ہدایت کی راہ پر ایسا گامزن کیا کہ وہ پوری کائنات میں جہاں آرا بن گئے اور باوجود جہاں آرائی کے ان کی حالت یہ تھی کہ راتوں کو مصلیٰ پر قیام کرتے اور دن کو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف رہتے خلافت راشدہ کے خاتمہ تک ان ہی اصولوں کی روشنی میں عمل پیرا ہو کے پوری کائنات کے امام و رہبر رہے۔ یہ سب نتیجہ تھا عشق بالکتاب و اطاعت رسول اور ان کی توحید و کامیابی کا راز اشاعت توحید و کتاب و سنت تبلیغ و اطاعت میں مضمر تھا۔ اہلحدیث مسلک کے لحاظ سے قرون اولیٰ سے آج تک اسی اصول پر عمل پیرا رہا اور اپنوں و غیروں کی دشنام دہی و طعنہ زنی اور ہر قسم کا جبر و استبداد ان کی راہ میں حائل نہ ہو سکا اس داستان عزیمت کو بیان کرنے کے لیے یہ صفحات قطعاً ناکافی ہیں اور کسی دوسری فرصت کے محتاج ہیں۔ برصغیر میں جونہی اسلام نے قدم رکھے تو قافلہ توحید کا جن لوگوں سے واسطہ پڑا وہ ہر شے کو خدا سمجھ کر اس کی پوجا کرتے اور ان میں خدائی صفات کو شامل سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خوف غیر اللہ ان کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا تھا۔ مسلمان نے یہاں اگر پہلی دفعہ انسان کو اس کے مقام اصلی و حقیقی سے آشنا کیا اور خلیفۃ الارض کا منصب ان کے ذہن نشین کیا جس کے لیے کبھی مجدد الف ثانی عتاب و قہر کا نشانہ بنے تو کبھی شاہ ولی اللہ کو اس راز اصل سے آگاہ کرنے پر قوم کے طعن و تشنیع برداشت کرنے پڑے خاندان ولی اللہ کی یہ داستان غریب بھی ایک الگ باب کی محتاج ہے۔ سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے جس جرات و بے باکی سے اس کے لیے گھر بار کو چھوڑا اور جہاد کیا اور پھر غیروں سے زیادہ اپنوں نے جو افسوسناک روش اختیار کی جس کے نتیجے میں انہیں جام شہادت نوش کرنا پڑا اس کے ذکر سے بھی دکھ ہوتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ان کو اور ان کے رفقا کو اس جرم میں کہ وہ اس مقصد عظیم کے لیے وقف ہو چکے تھے نشانہ ستم بنایا گیا۔ اس پر ہر صاحب ایمان کا سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔

انگریزی حکومت کے قیام کے بعد اس قافلہ حق کے مسافروں نے جس طرح نامساعد حالات میں اپنا مقدس مشن جاری رکھا اس نے انگریزی حاکموں کی راتوں کی نیند حرام کر دی یہی وجہ ہے اس گروہ کو وہابی جیسے خطرناک نام سے بدنام کیا گیا علماء نے ان کے خلاف کفر کے فتوے لگائے حالانکہ ان لوگوں کا واحد مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا توحید و سنت کی اشاعت و تبلیغ کے سوا کچھ نہ تھا۔

آخری دور میں مولانا محمد حسین بٹالوی، علماء غزنویہ مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد جوناگڑھی، حافظ محمد مرحوم نے تبلیغ و اشاعت کے میدان میں اور مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی اور ان کے رفقاء صوفی محمد عبداللہ مرحوم وغیرہ نے جس جرات و ہمت سے فرنگی استبداد کے خلاف شب و روز جہاد کیا وہ ہماری مسلکی تاریخ کا ایک روشن باب ہے جس پر ہمارے سر فخر سے بلند ہو کر بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

منسوب نہ کیا جائے تو ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں

تقسیم برصغیر کے بعد بھارت میں تو جماعت اہلحدیث اپنا کردار حسب سابق ادا کر رہی ہے مگر پاکستان میں مولانا داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل سلفی کی رحلت کے بعد جماعت اپنے طریقہ سے دوچار رہی ہے اور اس کے اکابرین نے ایک سیاسی جماعت بنانے کے لیے ہمہ تن المعروف جدید میں بلاشبہ اسلام میں دین و سیاست جداگانہ نہیں مگر مروجہ الوقت سیاسی نظام (جس کی صبح و شام مخالفت کرتے ہیں) ہمارے اکابرین کے رگ و ریشہ میں طاری ہو چکا ہے۔ اس غرض کے لیے وہ ہر جگہ دستک دیتے ہیں کہ ہم کو بھی کوئی مقام مل جائے حال ہی میں جماعت کے اکابرین نے پیر پگاڑا مسلم لیگ کے سامنے جس نیازمندی کا مظاہرہ کیا اور اسے جس سیاسی انداز میں سر پلٹے حقارت سے مسترد کر کے اس نے جمعیت العلماء پاکستان سے اتحاد کیا تھا جس کی اولیں شرط یہ ہے کہ صرف حنفی مکتب فکر سے اتحاد کیا جائے گا ہمارے لیے ایک تازیانہ عبرت ہے اور یہ بات ہے کہ اس اتحاد پر پریس کی طرف سے ڈونگرے برسائے جا رہے ہیں۔ پیر صاحب نے مسلم لیگ کے اس موقف کو بڑی طرح ذبح کیا کہ وہ مسلمانان پاکستان کی ایک ایسی سیاسی جماعت ہے جس میں بلحاظ عقائد و فکر ہر مکتب فکر کا مسلمان شامل ہو سکتا ہے اور تمام مسلمانوں کی واحد سیاسی جماعت ہے اور اتحاد کے لیے جمعیت کے زلیخاؤں نے ایک ہی مکتب فکر سے اور عقائد اور مشرب کا اظہار کیا وہ ویسا نہیں کہ اکابرین کی نظر سے پوشیدہ ہو۔ لطف یہ ہے کہ گذشتہ نظام مصطفیٰ کی تحریک میں بھی جماعت کے ان بزرگوں نے قائدین اتحاد کے سامنے جس طرح نیازمندی کا اظہار کیا اسے نورانی گروپ نے درخور اعتناء نہ سمجھا۔ وہ اہل بصیرت سے مخفی نہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان حالات میں جماعت اور اکابرین جماعت کے لیے کون سی راہ ہے۔ جس پہ چل کر وہ اسوۂ رسول کی روشنی میں احسن طریق پر دعوت دین کو پیش کر سکے۔ اور طریق انبیاء کو مسلک حق پیش کرے جہاں تک موجودہ طرز انتخاب یا چناؤ کا تعلق ہے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اگر بفرض محال اس میں حصہ لینا ہی ہے تو اگر ووٹ دینے کی ضرورت ہو تو ایسے امیدوار کی حمایت کی جائے جو حتی الامکان توحید و سنت کی روشنی میں مسائل حاضرہ کو حل کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو اگر کوئی توحید و سنت کا حامل امیدوار ہو تو وہ اکابرین کی طرح جید و راسخ اور مخصوص اصولوں کی روشنی میں حصہ لے گروہ بندی اور ضابطہ کی کشمکش اور فروعی مسائل سے گریز کرے۔

اکابرین ملت نے اس اصول کی روشنی میں برصغیر میں توحید کی شمع

کچھ کاروبار کی باتیں

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

محمد سلیمان ــــ صابر

آج کل مسلمان اقتصادی طور سے بہت پریشان ہیں اس کی بہت سی وجوہ ہو سکتی ہیں مثلاً یہ کہ تقسیم ملک کے بعد بیشتر مسلمان سرمایہ دار ہجرت کر گئے جو تھوڑے بہت باقی ہیں وہ کسی صنعت یا کاروبار میں کم ہی ہیں بہت سے ادارے کھل نہ سکے، روپیہ لگانے سے ڈرتے ہیں ملازموں کے قبضہ میں جو بڑے کاروبار ہیں ان میں عام طور سے کم لیا جاتا ہے اور سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے میں بھی دشواریاں پیش آ رہی ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ میرے خیال میں وہ احساس کمتری ہے جو عام طور پر مسلمانوں میں پیدا ہو گیا ہے، نا امیدی، پست ہمتی، کسی قوم یا فرد کی بربادی اور تباہ حالی کی بنیاد ہیں، انسان مصیبت اور آفت میں بھی حوصلہ قائم رکھے اور تمام مصیبتوں اور آفتوں کو اپنی زندگی کا کھیل سمجھے تبھی ایک کامیاب زندگی ہے، آج بیشک ہمارے سامنے بہت سی دشواریاں اور پریشانیاں ہیں جن سے کبھی کبھی ہم گھبرا جاتے ہیں کہ ہم ان سے کیسے نجات پائیں لیکن اگر ہم ہمت اور جرأت سے کام لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان پر غالب نہ آسکیں مصیبت کا مقابلہ ہر مصیبت کو آسان بنا دیتا ہے۔

[illegible] مشکلیں ہم پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

مصیبت سے مقابلہ اور اپنی حالت کو بدلنے کا عزم یہ زندہ قوم کی نشانی ہے جو قوم اپنی حالت کو بدلنے کا عزم کرے گی اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور ہر قوم کی حالت بدل دیگا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

قرآن پاک کی اس واضح ہدایت کی روشنی میں اگر آج ہم اقتصادی اور مالی لحاظ سے پست ہو گئے ہیں تو اس کا علاج یہ نہیں کہ ہم اپنی بربادی کا تماشہ خاموشی سے دیکھتے رہیں اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں کیونکہ اسلام تو اس قسم کی تعلیم نہیں دیتا وہ ہمت سے کام لینے اور مصیبت سے ٹکرا جانے کی تعلیم دیتا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ دین کے ساتھ دنیاوی حیثیت سے بھی ترقی کریں اور خوشحال ہوں تو اس کے لئے ہمیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غور کرنا چاہئے اور ان اصولوں پر عمل کرنا چاہئے جو اسلام کا منشا اور بنیاد ہیں۔

اسلام ایک ہمہ گیر اور فطری مذہب ہے اس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا باقی نہیں چھوڑا جس کے متعلق کوئی ہدایت نہ دی ہو، اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور سونے جاگنے تک کے اصول اس نے بیان کر دئے ہیں جہاں کہیں دوسرے معاملات، اقتصادیات اور معاشیات کے میدان میں بھی ہم اسلامی اصولوں سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں اور ان پر عمل کر کے اپنی ایک صحیح راہ متعین کر سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر آج مسلمانوں کے لئے سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ ان کے پاس سرمایہ کی کمی ہے اور آج کل کے ترقی یافتہ دور میں کوئی کاروبار یا کسی بڑی صنعت کا اجراء بڑے سرمایہ کے بغیر ممکن نہیں ہے اسلامی ہدایت یہ ہے کہ تم سب مل جاؤ اور تھوڑی تھوڑی رقم ایک جگہ جمع کر کے کاروبار شروع کرو، چاہے وہ کتنا ہی مختصر کیوں نہ ہو، اگر دس دس، پانچ پانچ روپے بھی جمع کئے جائیں تو چند ہزار لوگ جو پوری آبادی کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں لاکھوں روپیہ جمع کر سکتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اسلام ایک اجتماعی مذہب ہے انفرادی نہیں اس نے ہر بات میں انفرادیت کے مقابلہ میں اجتماعیت پر زور دیا ہے [illegible] خدا کو زیادہ بہتر طور پر گوشہ تنہائی میں یاد کیا جا سکتا ہے یا پھر [illegible] کہ ایک انسان دنیا کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جائے اور وہاں خدا کی یاد کرے، لیکن اسلام میں یہ دونوں باتیں ناپسندیدہ ہیں، اس نے نماز با جماعت کی سخت تاکید کی تاکہ مسلمانوں میں اجتماعیت کا جذبہ پیدا ہو اور اپنے آپ کو ایک دوسرے سے الگ اور اکیلا نہ سمجھیں اسی طرح رہبانیت سے منع فرمایا اور دنیا چھوڑنے کو بزدلی قرار دیا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ دوسری قومیں اسلام کے اسی اصول پر عمل کر کے کامیاب زندگی گذار رہی ہیں اور ہم اس سے دور بہت دور خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہے ہیں [illegible] جگہ جگہ کو اپریٹو سوسائٹیاں بن رہی ہیں وہ سب اجتماعیت کے اصول کا نتیجہ ہیں جسے بدقسمتی سے ہم نے نظر انداز کر دیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ساجھے کی ہنڈیا چوراہے پر پھوٹا کرتی ہے لیکن یہ بات اس ترقی یافتہ دور میں بالکل بیہودہ ہے آجکل کی دنیا میں کوئی بڑا کاروبار ساجھے کے بغیر نہیں چل سکتا، ساجھا کے اسلامی طریقہ پر عمل کرنے سے انشاءاللہ کوئی جھگڑا نہیں ہوگا، جھگڑا صرف ان لوگوں میں ہوتا ہے جو خود غرض نفس پرست ہوں، اور دوسروں کی ہمدردی ان کے دلوں میں بالکل نہ ہو، اور وہ بے ایمان ہوں ان باتوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

اسلام نے تجارت اور کاروبار کے لئے راست بازی دیانتداری اور خوش معاملگی کا معیار قائم کیا ہے اس معیار پر جو بھی کاروبار شروع کیا جائیگا اس میں کامیابی ہوگی چاہے وہ کسی طرف نظر دوڑا کر دیکھ لیجئے جس کاروبار میں اس معیار پر کام کیا گیا وہ چند ہی دنوں میں چمک اٹھا اور اتنی ترقی ہوئی کہ اس کا مال نہیں بلکہ اس کا نام فروخت ہونے لگا۔

بیشک ایسی مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں کی بد دیانتی اور بد معاملگی کی وجہ سے بعض اجتماعی کاروبار یا کو اپریٹو سوسائٹیاں نہیں چل سکیں لیکن صرف ایک پہلو پر نظر رکھنا درست نہیں بلکہ ہمیں دوسری طرف ان کاروباروں اور ان سوسائٹیوں کو دیکھنا چاہئے جو راستبازی دیانتداری اور خوش معاملگی کے معیار پر چلیں اور کامیاب ہوئیں۔

اگر کبھی چند بے ایمان لوگوں کی حرکتوں سے ناکامی ہوتی تو اس کے معنی یہ نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور آگے بڑھنا ترک کر دیں ہمیں کوشش کرنا چاہئے اور ایسے لوگوں کو تلاش کرنا چاہئے جو دیانتدار، راست باز اور خوش معاملہ ہوں عام طور سے لین دین کے جھگڑے اس بنا پر ہوتے ہیں کہ [illegible] معاملہ [illegible] تحریر میں نہیں لیا جاتا چنانچہ کلام پاک میں اس کے متعلق واضح احکامات موجود ہیں کہ جو معاملہ ہو اس کی تحریر مستند گواہوں کے سامنے ہونی چاہئے تاکہ معاملہ ہمیشہ صاف رہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ ۭ وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ

مسلمانو جب تم ایک میعاد مقرر تک لین دین کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو اور اگر تمہیں لکھنا نہ آتا ہو تو تمہارے درمیان تمہاری طرف سے لکھنے والا انصاف سے لکھے۔ پھر آگے چل کر فرمایا

فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ ۭ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ

(بقرہ [illegible]) پس اگر تم میں سے ایک کا ایک اعتبار کرے تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے اس کو چاہئے کہ قرض دینے والے کی امانت کو پورا پورا ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرتا رہے اور شہادت کا اخفا مت کرو۔

آجکل کا زمانہ لکھے پڑھوں کا زمانہ ہے ہر جگہ لکھے پڑھے لوگ مل سکتے ہیں ایک جماعتی ادارہ قائم کر کے ہم کسی بھی لکھے پڑھے شخص کی جس کی راستبازی اور خوش معاملگی کا یقین کر لیا جائے ہم ہر وقت خدمات حاصل کر سکتے ہیں اس دنیا میں جہاں برے لوگ ہیں وہاں اچھوں کی کمی نہیں ان اچھے لوگوں کے تعاون سے ہم اپنے کاروباروں کو ترقی دے سکتے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ اب زمانہ آگیا ہے کہ جب تک ہم خود اپنے ہاتھ پیر نہیں ہلائیں گے اس وقت تک کچھ نہیں ہوگا پہلے اپنی مدد آپ کرو پھر [illegible]

بقیہ صفحہ [illegible] پر

نماز میں مستحق جواب آیات کے جوابات دینا؟

مولانا ابو السلام اثری
صدر مدرس مدرسہ جامعۃ السید نذیر حسین
المحدث دہلی۔

افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ علماء اصول فقہ کی موشگافیاں تفصیل طلب ہیں جس میں پڑے بغیر کہا جاسکتا ہے کہ آپ کہ آپ کے فرامین ہوں یا افعال سب میں آپ کی اتباع امت کو کرنی ہے، قرآن میں اسی بات کی تلقین کی ہے،

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ (قرآن)

اور جو کچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں تو اسے مضبوط پکڑ لو فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (قرآن)

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے نبی بہترین نمونہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گفتار و کردار دونوں ہمارے لئے اسوۂ حسنہ، بہترین نمونہ ہیں۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي (قرآن)

آپ بتا دیجئے اے پیغمبر! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔

آپ کی اتباع نام ہے آپ کے فرمان کو مان لینا، اسی طرح آپ کے کاموں کی پیروی کو ہمارے لئے ضروری ہے احادیث میں بھی اسی بات کی نشاندہی کی گئی ہے، ام سلمہؓ نے غسل ناپاکی کے بالوں کے بارہ میں پوچھا کیا ان کو دھونا ضروری ہے آپ نے فرمایا

أَمَّا أَنَا فَيَكْفِينِي أَنْ أَحْثُوَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ (احکام الاحکام)

مجھے تو بس اتنا کافی ہو جاتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈال لوں، یہاں آپ نے ام سلمہ کو اپنا عمل بتایا جس کا واضح مطلب ہے آپ کے فعل کا حجت ہونا ورنہ جواب نہیں ہوتا۔ ام سلمہ کے ایک استفسار کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ألا أخبرتيها أني أقبل وأنا صائم (احکام الاحکام)

تم نے بتایا کیوں نہیں کہ میں روزہ کی حالت میں بوسہ لیتا ہوں، گویا آپ کا روزہ دار کو بوسہ لینا سند ہے اس حالت میں کوئی شخص اپنی عورت کا بوسہ لے سکتا ہے اس سے روزہ خراب نہیں ہوتا۔

ایک بار صحابہ کرام جماع بغیر انزال کے بارہ میں مختلف ہوئے عمرؓ نے عائشہؓ سے معلوم کیا عائشہؓ نے کہا فعلته انا ورسول الله فاغتسلنا ایضاً جماع بغیر انزال میرے اور رسول اللہ صلی اللہ کے درمیان ہوا تو ہم نے غسل کیا، چنانچہ صحابہ نے اسی مسئلہ کو لیا اور عمرؓ نے لوگوں کو اسی کا حکم دیا۔

حج کے موقع پر عمرؓ فرماتے ہیں

انی لا اعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رأیت رسول الله يقبلك ما قبلتك ایضاً

مجھے معلوم ہے تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا، اسی طرح کی ان گنت مثالیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ امت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی پیروی کرنی بھی ضروری ہے ہاں کوئی کام آپ کے لئے مخصوص ہو جیسے تہجد کی نماز کا آپ پر واجب ہونا۔ ظہر کی سنتوں کی عصر کے بعد قضا وغیرہ اسی طرح آپ کے وہ افعال جو جبلی طور پر ہوں جیسے سونا۔ کھانا کھانا ہونا یعنی کہ ان میں یہ حکم نہیں ہے۔

(۱) نماز میں آپ نماز کے بعض دعائیں کچھ کام ایسے ہیں جن کی تعلیم آپ نے امت کو فرمائی ہے نماز کے بیشتر امور ایسے ہی ہیں لیکن کچھ کام ایسے بھی ہیں جو قولاً آپ سے ثابت نہیں ہیں، ان کو آپ نے کیا ہے، جیسے رفع یدین سینہ پر ہاتھوں کو ہاتھوں کو باندھنا، تشہد میں شہادت کی انگلی کو بلند کرنا جلسۂ استراحت یعنی دوسری اور چوتھی رکعت اٹھنے سے پہلے بیٹھنا تورک یعنی قعدہ اخیرہ میں سرین کے بل پر بیٹھنا اور بائیں پاؤں کو داہنی پاؤں کے پاؤں کے نیچے نکال دینا دعاء افتتاح اللّٰهم باعد بيني وبين پڑھنا رکوع میں سبوح قدوس پڑھنا، سجدہ میں تلک سجدہ میں دعا کی پڑھنا وغیرہ وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں خود کیے ہیں، آپ نے ان کے کرنے کا کسی کو حکم نہیں دیا ہے میری دانست کی حد تک کوئی حدیث ایسی نہیں جس میں آپ نے ان کاموں کے کرنے کا کسی کو حکم فرمایا ہو پھر بھی یہ سارے کام مسنون ہیں اور نمازوں میں یہ سنتیں ہمارے زیر عمل آتی ہیں اس تمہید کے بعد آپ بحالت نماز مستحق جواب آیتوں کو دیکھیے عذاب رحمت جنت و جہنم وعد وعید کی آیتیں قرآن کریم میں پھیلی پڑی ہیں جنہیں علماء کی اصطلاح میں مثالی نام دیا ہے جب قاری ان آیات پر آئے تو جہنم سے اور ثواب و جنت جنت رحمت اللہ تعالیٰ سے مانگے، اسی طرح وعید وعذاب اور جہنم وغیرہ سے پناہ چاہے سامع کا بھی یہی وظیفہ ہونا چاہئے، بعض سورتیں اپنے اختتام سے سوال کی حیثیت رکھتے ہیں خطاب و گفتگو کے آداب و اصول کے تحت ان کا جواب ہونا چاہئے سورہ تین۔ مرسلات۔ قیامہ۔ والاعلیٰ وغیرہ ان کے اختتام پر جواب دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور قولاً بھی آپ نے جواب دینے کا حکم فرمایا ہے، تو یہ کیوں کر کہا جا سکتا ہے کہ ان کے جوابات نہ دیئے جائیں۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں منع کی کوئی دلیل یا حدیث صحیح و صریح نہیں ہے اسی طرح صرف امام آیات کے صرف جوابات دے کسی بھی حدیث میں ایسی تخصیص نہیں آئی ہے بلکہ قانون مسلم کے طور پر کہنا چاہئے کہ امام کے تمام حرکات سکنات میں مقتدیوں پر پیروی لازم ہے، کسی کام کو امام کے ساتھ شریعت نے خاص کر دیا ہو تو اس کی بات دیگر ہے، جیسے سورہ فاتحہ کے بعد ضم سورہ صرف امام کرے گا نہ کہ مقتدی صرف سنے گا جیسا کہ ارشاد باری ہے،

فاقرءوا ما تيسر من القرآن (قرآن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قرأ فانصتوا، بھی بعض روایت میں ہے لیکن اس کے راوی ابوخالد مدلس وضعیف ہیں، دوسرے راوی خارجہ بن مصعب متروک اور کبھی بچا سلامتروک دو ضعاف حدیث پر اعتماد فرمایا

اتقرؤن فی صلوتکم والامام يقرأ قالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا وليقرأ احدكم بفاتحة الكتاب في نفسه (جزء القراءۃ للبخاری)

کیا تم اپنی نماز میں پڑھتے ہو جبکہ امام پڑھ رہا ہو لوگوں نے کہا ہاں ہم پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو البتہ سورہ فاتحہ اپنے جی میں پڑھو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے

انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه (بخاری مسلم)

امام اسلئے ہے تاکہ اس کی اتباع کی جائے پس اس سے اقوال نماز میں مختلف نہ ہو یہ حدیث عائشہ نہیں، ابوہریرہ سے متعدد طریقوں سے روایت جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امام کی کلی اتباع مقتدیوں پر ضروری ہے، ... کہ مستحق جواب آیات کا جواب صرف امام نے مقتدیوں پر جواب دینا ممنوع ہے، اس طرح کی تخریج بے دلیل ہے امام ہو یا مقتدی قاری ہو یا سامع منفرد ہو یا غیر منفرد سب کو جواب دینے کا حق ہے،

سورہ رحمٰن کے سلسلہ میں جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کو پڑھا صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے فرمایا

لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا احسن مردودا منكم كنت كلما اتيت على قوله تعالى فبأي آلاء ربكما تكذبان قالوا لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد (ترمذی)

میں نے سورہ رحمٰن کی تلاوت جنوں پر کی وہ تم سے بہتر جواب دینے میں رہے جب جب میں فبای آلاء ربکما پڑھتا وہ کہتے خداوندا ہم آپ کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے یہ حدیث صاف بتلاتی ہے کہ مقتدیوں کو ان آیات کا جواب دینا ہے

اسی طرح موسیٰ بن ابی عائشہ روایت کرتے ہیں کہ

(باقی صفحہ پر)

دارالافتاء

مشتوکت علی محمد ریاست پنجاب
جامع اعظم بلی ماران دہلی

سوال۔ جناب مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ گذارش کہ قرآن کریم کے اب تک کس کس زبان میں تراجم ہو چکے ہیں با تفصیل جواب مرحمت فرمائیے۔ عبد اللطیف پہلوان ٹانڈہ

الجواب بعون الوہاب۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صورت مسئولہ میں ناقص کی معلومات کے بموجب قرآن مجید فرقان حمید کے ترجمے جو دنیا کے اہل علم نے مشہور و معروف زبانوں میں کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) انگریزی میں تراجم

۱۔ ترجمہ سکندر روس ۱۶۴۹ء میں شائع ہوا۔ پھر ایک مرتبہ لندن اور امریکہ سے بھی شائع ہوا۔ ۲۔ ترجمہ جارج سیل مع مقدمہ ۱۷۳۴ء یہ ترجمہ چھتیس مرتبہ شائع ہوا۔ آخری ایڈیشن ۱۹۱۱ء میں شائع ہوا اس کے تیرہ ویں ایڈیشن میں سر ولسن روس کا مقدمہ بھی ہے۔ یہ ترجمہ امریکہ میں آٹھ بار شائع ہو چکا ہے۔ ۳۔ ترجمہ روڈول ۱۸۶۱ء یہ ترجمہ آٹھ بار چھپ چکا ہے۔ امریکہ میں بھی اس کی اشاعت ہوئی ہے۔ ۴۔ ای ایچ پامر ۱۸۸۰ء یہ ترجمہ کئی بار طبع ہوا۔ ایک مرتبہ امریکہ میں شائع ہوا ہے۔ ۵۔ ترجمہ عبد الحکیم خان ۱۹۰۵ء۔ ۶۔ ترجمہ ابو الفضل ۱۹۱۲ء۔ ۷۔ ترجمہ محمد علی ۱۹۱۷ء یہ ترجمہ تین مرتبہ شائع ہوا اور ہالینڈ کی زبان میں بھی منتقل کیا گیا۔ ۸۔ ترجمہ غلام سرور صاحب ۱۹۲۰ء میں آکسفورڈ (امریکہ) سے شائع ہوا۔ ۹۔ ترجمہ پکتھال ۱۹۳۰ء یہ ترجمہ نظام دکن کے حکم سے کیا گیا اور ۱۹۳۰ء میں نیویارک (امریکہ) سے شائع ہوا۔ ۱۰۔ ترجمہ ڈاکٹر بل۔ ۱۱۔ ترجمہ لین منتخب ترجمہ ہے۔ ۱۲۔ ترجمہ مارگولیس یہ صرف سولہ پاروں کا ترجمہ ہے۔ ۱۳۔ ترجمہ نواب عماد الملک۔ ۱۴۔ ترجمہ حضرت الواعظین لکھنؤ۔ ۱۵۔ ترجمہ عبد اللہ یوسف علی ۱۹۳۴ء۔ ۱۶۔ ترجمہ عبد الماجد دریابادی۔ ۱۷۔ ترجمہ پروفیسر پالمر۔ ۱۸۔ ترجمہ خواجہ کمال الدین۔

(۲) فرانسیسی زبان میں تراجم

۱۔ ترجمہ داویر ۱۶۴۷ء میں پیرس میں چار مرتبہ شائع ہوا۔ لائیڈن میں بھی چار بار چھپا اور ایمسٹرڈم میں تین بار شائع ہوا۔ پھر اس کو انگریزی میں مسٹر روس نے اور ہالینڈ کی زبان میں گلاسیا کو نے ۱۶۵۸ء میں منتقل کیا۔ پھر اسی ہالینڈ کی زبان سے جرمنی زبان میں کو لانگی نے منتقل کیا۔ پھر اسی طرح ترجمہ کا ترجمہ ۱۷۱۶ء میں روسی زبان میں ذبیر وینا لا ئیمز نے کیا۔ پھر ۱۷۹۰ء میں روسی زبان میں مسٹر زکین نے بھی کیا۔ ۲۔ ترجمہ سیوری ۱۷۵۱ء میں یہ ترجمہ کئی بار شائع ہوا۔ ایک مرتبہ ایمسٹرڈم میں۔ اس کا ترجمہ ۱۸۸۲ء میں اطالوی زبان میں ہوا۔ اور ۱۹۱۳ء میں قسطلانی زبان میں ہوا اور ۱۹۱۵ء میں ارمنی زبان میں ہوا۔ ۳۔ ترجمہ کشیرسکی ۱۸۴۰ء بارہ مرتبہ شائع ہوا۔ اس کا ترجمہ ۱۸۴۴ء میں قسطلانی زبان میں شائع ہوا۔ اور مسٹر عزہ نے ۱۸۸۲ء اطالوی زبان میں ترجمہ کیا۔ پھر دوبارہ اطالوی میں اس کا ترجمہ ۱۹۱۳ء میں ہوا۔ پھر مسٹر نکولف نے ۱۸۸۰ء میں اطالوی زبان میں ترجمہ کیا۔ ۴۔ ترجمہ ایڈورڈ مونٹیہ ۱۹۲۹ء اس کا ترجمہ اطالوی میں بھی ہو چکا ہے۔ ۵۔ ترجمہ مزیر ودر ۱۹۲۶ء۔ ۶۔ ترجمہ لا میشن ۱۹۳۱ء۔ ۷۔ ترجمہ فالمرزا ۱۸۹۶ء

(۳) جرمنی زبان میں تراجم

۱۔ ترجمہ مسٹر سکویر ۱۶۱۶ء یہ ترجمہ چار مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ ۲۔ ترجمہ ڈیوڈ نارو ۱۷۴۰ء۔ ۳۔ ترجمہ بارسین ففٹ سس ۱۷۷۳ء۔ ۴۔ ترجمہ المان ۱۸۴۰ء آٹھ مرتبہ شائع ہوا۔ ۵۔ ترجمہ جنگ ۱۹۰۱ء۔ ۶۔ ترجمہ گرا کوں ۱۹۰۱ء۔ ۷۔ ترجمہ روکرٹ ۱۸۸۸ء۔ ۸۔ ترجمہ گرم ۱۹۲۳ء۔ ۹۔ ترجمہ گولڈ اکثم ۱۹۱۶ء دو مرتبہ شائع ہوا۔ ۱۰۔ ترجمہ شنگی ۱۸۸۳ء۔ ۱۱۔ ترجمہ آرنلڈ ۱۸۸۳ء۔ ۱۲۔ ترجمہ کلا مروٹ ۱۹۱۰ء۔ ۱۳۔ ترجمہ وائل۔ ۱۴۔ اللدرود کی۔ ۱۵۔ ترجمہ بولسن ۱۸۲۸ء اس کو ۱۸۳۴ء میں ودال نے دوبارہ شائع کیا۔

۴۔ یونانی زبان میں — ۱۔ ترجمہ نیسانی ۱۸۸۸ء تین مرتبہ شائع ہوا۔

۵۔ لاطینی میں — ۱۔ ترجمہ بیانڈر ۱۵۴۳ء۔ ۲۔ ترجمہ ماروسی ۱۶۹۸ء۔

۶۔ ہالینڈ ی میں — ۱۔ ترجمہ شکیر ۱۸۵۹ء۔

(۷) اطالیہ میں

۱۔ ترجمہ اریانا بس ۱۵۴۷ء۔ ۲۔ ترجمہ کلو ۱۸۴۷ء۔ ۳۔ ترجمہ بری ۱۸۸۲ء تین مرتبہ شائع ہوا۔ ۴۔ ترجمہ دیولائی ۱۹۱۲ء۔ ۵۔ ترجمہ برانسی ۱۹۱۳ء۔ ۶۔ ترجمہ فراکاسی ۱۹۱۴ء۔ ۷۔ ترجمہ فرنچو ۱۹۲۵ء۔ ۸۔ ترجمہ بولی ۱۹۲۹ء۔ ۹۔ انظریا اراوا ہیں۔

(۸) پرتگالی میں — ۱۔ اس زبان میں صرف ایک ترجمہ ہے جو فرانسیسی سے ترجمہ ہوا ہے۔

(۹) اسپینی میں

۱۔ ترجمہ ڈی موسی ۱۸۴۴ء۔ ۲۔ ترجمہ روبرٹ ۱۸۵۵ء۔ ۳۔ ترجمہ گوندو ۱۸۴۴ء۔ ۴۔ ترجمہ براد و ۱۹۰۴ء۔ ۵۔ ترجمہ کا نو ۱۹۱۳ء میں مرتبہ شائع ہوا۔ ۶۔ ترجمہ ہرنڈ ۱۹۳۲ء۔ ۷۔ ترجمہ جوانس ۱۹۳۱ء۔

(۱۰) ہنگری میں — ۱۔ ترجمہ کزین ۱۸۵۵ء۔ ۲۔ ترجمہ فرسون۔

(۱۱) اطالوی زبان میں

۱۔ فرانسیسی مترجم مسٹر سیوری ۱۷۵۱ء کے ترجمہ کو ۱۸۸۲ء میں اس زبان میں منتقل کیا گیا۔ اسی طرح فرانسیسی مترجم مسٹر کشیرسکی ۱۸۴۰ء کے ترجمہ کو ۱۸۸۲ء میں مسٹر عزہ نے اطالوی زبان میں منتقل کیا۔ ۲۔ اسی طرح فرانسیسی مترجم مسٹر ایڈورڈ مونٹیہ ۱۹۲۹ء کے ترجمہ کو بھی اطالوی زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔

(۱۲) قسطلانی میں

۱۔ فرانسیسی مترجم مسٹر سیوری ۱۷۵۱ء کے ترجمہ کو ۱۹۱۳ء میں قسطلانی زبان میں منتقل کیا گیا۔ اسی طرح فرانسیسی مترجم مسٹر کشیرسکی ۱۸۴۰ء کو ۱۸۴۴ء میں قسطلانی زبان میں منتقل کیا گیا۔

(۱۳) سویڈنی میں — ۱۔ ترجمہ سیکو لو پیر اشن ۱۸۹۵ء۔

(۱۴) ہالینڈی میں

۱۔ ترجمہ شوگر ۱۶۴۱ء۔ ۲۔ ترجمہ گلا سیمیر ۱۶۵۸ء دو بار شائع ہوا۔ ۳۔ ترجمہ زویلنس ۱۸۵۹ء۔ ۴۔ ترجمہ کیر ۱۸۶۰ء چار مرتبہ شائع ہوا۔ ۵۔ ترجمہ احمدیہ کا ترجمہ ہالینڈی زبان میں کیا گیا۔

(۱۵) البانی میں — ۱۔ اس زبان میں ایک ترجمہ ایک مسلمان نے کیا جس کا نام ای۔ ای۔ ن ہے۔

(۱۶) عبرانی میں — ۱۔ ترجمہ رکندرف ۱۸۵۷ء۔ ۲۔ ترجمہ ریولین ۱۹۳۲ء۔

(۱۷) انڈونیشیا میں — ۱۔ ترجمہ احمد شاہ کو جو ۱۹۱۸ء۔

(۱۸) فنلینڈ میں — ۱۔ ترجمہ پیڈرسن ۱۹۱۹ء۔ ۲۔ ترجمہ بول ۱۹۲۱ء۔

(۱۹) ارمنی میں

۱۔ ترجمہ امیر خانجیا ۱۹۰۲ء دو بار شائع ہوا۔ ۲۔ ترجمہ سور نز ۱۹۱۲ء۔ ۳۔ ترجمہ کو پشیان ۱۹۱۳ء۔

(۲۰) رومانی میں — ۱۔ ترجمہ ایسو بکل ۱۹۱۲ء۔

(۲۱) آسٹریا میں — ۱۔ ترجمہ زو ما برد کسرلین۔ ۲۔ ترجمہ گرمون۔

(۲۲) جاپانی میں — ۱۔ ترجمہ سکا مولو۔

(۲۳) روسی میں

۱۔ ۱۷۱۶ء میں ایک ترجمہ شائع ہوا۔ ۲۔ مسٹر زبیر نوکس نے فرانسیسی سے ۱۷۹۰ء میں روسی میں منتقل کیا۔ ۳۔ اسی طرح مسٹر زکین نے بھی فرانسیسی سے ۱۷۹۰ء میں روسی میں منتقل کیا۔ ۴۔ کشیرسکی کے ترجمہ کو مسٹر نکولف نے ۱۸۶۴ء میں روسی میں منتقل کیا۔

(۲۴) پولینڈ میں — ۱۔ ترجمہ دبلی ۱۸۲۸ء۔ ۲۔ ترجمہ نیکل ۱۹۳۳ء۔

(۲۵) بلغاری میں — ۱۔ ترجمہ بوفوف ۱۹۰۲ء۔ ۲۔ ترجمہ سکولف ۱۹۳۲ء۔

(۲۶) چینی میں

۱۔ ترجمہ پاؤ من چنگ ۱۹۲۷ء۔ ۲۔ ترجمہ نوبی جو دیوا جو ۱۹۳۳ء۔ ۳۔ ترجمہ ہو تونگ رن۔ ۴۔ ترجمہ زی چنگ ۱۹۳۶ء۔

(۲۷) سویڈنی میں — ۱۔ ترجمہ کرو ستوپ ۱۸۴۳ء۔ ۲۔ ترجمہ تورن برگ ۱۸۷۴ء۔ ۳۔ ترجمہ زرستین ۱۹۱۷ء۔

(۲۸) ہانفاری میں — ۱۔ اس میں صرف ایک ترجمہ کا پتہ چلا ہے جو ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔

(۲۹) سواحیلی میں — ۱۔ ترجمہ ڈی لٹ ۱۹۲۳ء۔

(۳۰) جاوی میں — ۱۔ ترجمہ نیاہ و پیاہ ۱۹۰۳ء۔

(۳۱) ترکی میں — ۱۔ ترجمہ آفندی۔ ۲۔ ترجمہ علامہ جمال۔ ۳۔ ایک ترجمہ نواب سکندر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال نے ۱۲۸۲ھ میں ترکی زبان میں کرایا۔ ۴۔ ایک ترجمہ حکومت ترکی نے کرایا۔

(۳۲) پشتو میں — ایک ترجمہ پشتو میں مولوی جمال الدین خاں وزیر ریاست بھوپال نے بعہد شاہجہاں بیگم کرایا۔

(۳۳) تلنگی میں — ایک ترجمہ تلنگی زبان میں ہوا ہے لیکن تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔

(۳۴) مرہٹی میں — ۱۸۷۷ء میں ایک ہندو راجہ نے مرہٹی زبان میں ترجمہ کرایا۔

(۳۵) بنگالی میں

اردو ترجمہ شاہ رفیع صاحب کو ۱۸۸۹ء میں بنگالی میں منتقل کیا گیا۔ ۲۔ ترجمہ مدہو میان ۱۹۰۱ء۔ ۳۔ ترجمہ نعیم الدین ۱۸۹۱ء۔ ۴۔ ترجمہ علی س علی ابن گال ۱۸۸۶ء۔ ۵۔ ترجمہ گولڈ سماک ۱۹۰۸ء دو مرتبہ شائع ہوا۔

(۳۶) ہندی میں — ایک ترجمہ خان بہادر احمد الدین ادیبی ای سکندر آباد حیدر آباد نے کرایا جو ۱۳۳۴ھ میں شائع ہوا ہے۔ بقیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی عذاب کی آیت آئی تو پناہ مانگتے رحمت کی آیت پر طلب رحمت کرتے (مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اس طرح کی احادیث کی تفسیر آگے آتی ہے علامہ سندی ابن ماجہ السندی لکھتے ہیں

اذا قرأ قوله تعالى۔ أليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى۔ جب آیت مذکورہ بالا کو پڑھے تو جواب میں بلیٰ کہے اس طرح قال بلى واذا قرأ أليس الله بأحكم الحاكمين قال بلى أليس الله بأحكم الحاكمين کے بعد بلیٰ کہے اس کی دلیل عقلی توجیہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں لان قوله بمنزلة سوال يحتاج الى الجواب کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سوال ہے جس کا جواب ضرور ہونا چاہئے دوسری دلیل دیتے ہیں ومن حق الخطاب ان لا يترك المخاطب جوابه فيكون يه آيات خطاب ہیں اور خطاب کا مخاطب جواب سے چپ نہیں رہتا جیسے غافل شخص السامع كهيئة الغافل او كمن لا يسمع الا دعاء ونداء من الناعق به فهم لا يعقلون فهو هيئة سيئة ہوا کرتا ہے یا جیسے کوئی کسی بات کو دیکھے اور بات چیت کو صرف صدا اور پکار جانے کا بہرے مخاطب کی صورت حال بے حد بری ہے آگے فرماتے ہیں۔

ومن ثم ندب لمن مر بآية رحمة ان يسأل الله الرحمة او بعذاب ان يتعوذ من النار او بذكر الجنة بان يرغب الى الله فيها او النار ان يستعيذ منها

اسی لئے مستحب ہوا کہ رحمت کی آیت آئے تو طلب رحمت ہوا جائے اور عذاب کا مقام آئے تو جہنم سے پناہ مانگی جائے جنت کا ذکر ہو تو اشتیاق جنت کی رغبت کی جائے دوزخ کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے

سبح اسم ربك الاعلى کے جواب میں سبحان ربي الاعلى کہا جائے اس کے تحت تحریر فرماتے ہیں واخذ من ذلك ان للقارئ او للسامع حكما امر يا تيا تنزيه ان ينزه الله او تحميدا ان يحمده او تكبيرا ان يكبره وقس عليه بجوابه فتاوى [illegible]

اسی سے سمجھا گیا کہ پڑھنے والا یا سننے والا جب تنزیہ کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ کی پاکی کرے حمد کا موقع ہو تو حمد کرے اور بڑائی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اسی طرح حسب موقع کہنا چاہئے

حسب موقع کہنا چاہئے

اس مسئلہ میں امام نووی رقم طراز ہیں،

فيه استحباب هذه الامور لكل قارئ ۔۔ في الصلاة او غيرها ومذهبنا استحبابه للامام و المأموم والمنفرد (شرح مسلم)

اس حدیث سے عیاں ہے کہ یہ کام تسبیح و تعوذ وغیرہ پڑھنے کے لئے مستحب ہیں خواہ نماز میں ہو یا نماز سے باہر امام نووی کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعمال سب کے لئے مستحب ہیں۔ امام ہو یا مقتدی یا منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا)۔

دوسری کتاب میں لکھتے ہیں یہ تسبیح طلب اور پناہ مانگنا پڑھنے والے پر مستحب ہیں نماز میں ہوں یا غیر نماز میں امام مقتدی منفرد سب اس میں برابر ہیں جیسے آمین کہنا (الاذکار)

امام شوکانی حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے تحت لکھتے ہیں

والظاهر استحباب هذه الامور لكل قارئ من غير فرق بين المصلي وغيره وبين الامام والمنفرد والمأموم (نيل)

ظاہر ہو تو یہ ہے کہ یہ سارے کام تسبیح تعوذ وغیرہ پڑھنے والے کے لئے مستحب ہیں نماز میں ہو یا نہ ہو امام ہو یا منفرد یا مقتدی ٭

نعت رسول اکرم

شہ حکیم صدیق گونڈوی

اللہ کی وحدت ہے جمال ایماں
توحید کی دولت ہے مال ایماں
یہ سچ ہے مگر طالب رحماں سن لے
تصدیق رسالت ہے کمال ایماں

حامل اوصاف حمیدہ ہیں نبی محترم
کائنات کن میں امجد ہیں نبی محترم
خالق و مخلوق سب ہیں مدح خوان یک شیم
حبذا دیکھو محمد ہیں نبی محترم

ترجمان

کو پڑھنا اور اسکی اشاعت میں حصہ لینا سعادت کی
اور ان جماعت کا حق اور کار ثواب ہے

بقیہ عورتوں پر اسلام کے احسانات

دنیا کی تاریکی دور ہوئی۔ نبی اعظم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا جس کے ظہور کے ساتھ ہی تاریکی کو روشنی سے معصیت کو رحمت سے ضلالت کو ہدایت سے اور گمراہی کو روحانیت سے بدل دیا دنیا میں عدل و انصاف اور رحم کے نئے ساز [illegible] حریت کی باد صبا چلنے لگی آپ نے مظلوموں کو ظالموں کے پنجے سے نجات دلائی اور عورتوں کی عزت اور احترام اور مساوی حکم کو قائم کیا بچھڑی ہوئی مخلوق کو اپنے خالق سے وابستہ کیا اور اخوت کا ایسا سبق پڑھایا کہ برسوں کے دشمن آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

اس محسن انسانیت نے نہ صرف مردوں کو اشرف المخلوقات کا تاج پہنایا۔ بلکہ عورتوں کو بھی مردوں کے برابر عزت اور حقوق عطا کئے تمام حقوق ارشاد باری تعالیٰ [illegible]

واذا الموءودة سئلت کی عبرت خیز خبر ہے کہ روز قیامت یہ سوال کیا جائیگا کہ زندہ لڑکی کو کس گناہ کے عوض مار ڈالا گیا [illegible] دنیا کی انتہا [illegible] دنیا کے تمام [illegible] کو ایک آگے تسلیم کرنا پڑا آپ نے فرمایا [illegible] وہ سے جو [illegible] حقوق کی [illegible] عورتوں کے لئے ایسے ہی حقوق مردوں پر بھی ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر ہیں [illegible] عورت [illegible] ماں باپ بہن بھائیوں کی جائداد کی وارث قرار دی [illegible] کو شریعت [illegible] جسطرح کوئی مرد اعمال صالحہ سے اپنے معبود کو راضی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اکرام کا وارث ہو سکتا ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی [illegible] جنت [illegible] کھلا ہے اور داعی اسلام نے [illegible] جنت کے [illegible] عورتوں [illegible] آج کثرت سے ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اس [illegible] جہاں عورتوں کے لئے بدترین سلوک روا رکھا جاتا تھا اس [illegible] عورتیں پیدا ہوئیں [illegible] طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة کا ارشاد [illegible] عورتوں کے لئے تعلیم اور ترقی کے دروازے کھول دئے ہیں تو دوسری طرف مردوں کو اخلاق کی تعلیم دے کر یہ بتایا ہے کہ عورتوں کا خیال آبگینوں کا ہے ذرا سی ٹھیس سے چکنا چور ہو جاتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ملت ہر قوم کی خواتین کی قدر و منزلت فرمائی اور اس میں مذہب و ملت کی کوئی رعایت نہ

فرماتے تھے آپ اپنی رضاعی والدہ رضاعی بہن اپنی محبوب بیوی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی سہیلیوں کی بے حد عزت کرتے تھے اور ان کے بیٹھنے کے لئے اپنا چادر بچھا دیتے تھے اپنی بیٹی کے ساتھ کمال عزت محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے اور فرماتے تھے اکرموا اولادکم۔ ماں کی اسقدر عزت و منزلت فرمائی کہ ارشاد فرمایا جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

آپ ہمیشہ خانگی امور میں بیویوں کی مدد دیتے تھے خود اپنی بکریوں کا دودھ دوہ لیتے تھے اپنے کپڑوں کی مرمت کر لیتے تھے اپنی جوتی کو گانٹھ لیتے تھے اور فرماتے تھے جیسے تمہارے حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور ویسے ہی تمہاری بیویوں کے حقوق ایسے ہی ہیں تمہارے اوپر بیویوں میں خدا کی [illegible] میں تم بھی ان سے اچھا سلوک کرو۔

غرضیکہ اسلام اور بانی اسلام نے عورتوں کے درجہ کو بلند کر کے ان کے لئے مساوی حقوق قائم کر کے ان کا احترام مردوں پر واجب کر دیا اور جیسا وہ کسی بھی کام سرانجام دے سکتی ہیں ادا کر سکتے تھے۔ بانی اسلام کی اس عزت افزائی کے باعث دفن و زندہ درگور کی جانے والی لڑکیاں علم و کمال کیا دین و دنیا کی فلاح و بہبود اور خدمت دین کے میدان میں بعض اوقات مردوں سے بھی سبقت لے گئیں۔

بقیہ کچھ کاروبار کی باتیں

یعنی مدد کرنے کی صورت وقت مدد کرتی ہے اور وہ اگر مدد کرینگے تو تھوڑا بہت سرمایہ رکھتے ہیں،

اس راہ میں بلاشبہ دشواریاں اور پریشانیاں ہیں لیکن عزم و استقلال سے برداشت کرنے ہی کو کامیابی چاہئے اسمیں پانی بننے سے پہلے کیچڑ ملتی ہی ہے لیکن اگر ہم دوسری قوم کا نمونہ سامنے رکھ کر نہایت دلجمعی اور تندہی سے کام لیں تو اپنی معاشی و اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں

ارشادات رسول

نماز مومن کی معراج ہے۔
نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھتے ہو
نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے
نماز دین کا ستون ہے
قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کی پوچھ ہو گی
نماز سے اسطرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح سوکھے درخت سے پتے
نماز تمام بے حیائیوں سے دور رکھتی ہے

اسلام کا نظامِ تعلیم

جناب پروفیسر مسلم نبی صاحب
عارف والا

اجتماعی شعور کا احیاء

نظام تعلیم کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ وہ طلباء میں اجتماعی شعور کو بیدار کرے اور ان کے ذہنوں میں معاشرے کے اجتماعی اداروں کی اہمیت و مقصدیت کو اجاگر کرے جن کا وجود ایک قوم کی ترقی اور استحکام کے لئے ضروری ہے گو اللہ تعالیٰ کے سامنے تو افراد ہی جوابدہ ہیں مگر قومی دجود میں افراد آتے جاتے رہتے ہیں۔ قوم و ملت کا وجود ایک مستقل اور دیرپا حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے طلبہ کو اجتماعی اور معاشرتی زندگی کا اصلی احساس دلانا ایک لابدی امر ہے۔ بے لگام انفرادیت یا بے لگام اجتماعیت دونوں ہی تمدن کے حق میں زہر ہلاہل ہیں۔ فرد اور قوم کی کامیابی اسی حالت میں ہے کہ فرد کو جائز ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں جن سے اجتماعی مفاد یا مفاد عامہ کو نقصان نہ پہنچے۔ قرآن حکیم نے فرد اور اجتماع کی ترقی کو ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ٹھہرایا :

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ؕ (الرعد : ۱۱)

بے شک اللہ کسی قوم کی (اجتماعی) حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ (افرادِ قوم) اپنے اندر تبدیلی نہیں لاتے۔

اسلام افراد کی تعلیم و تربیت کا ایسا نظام وضع کرتا ہے جو ان کے اندر احساس ذمہ داری کو بیدار رکھتا ہے تاکہ وہ اپنے اجتماعی اور معاشرتی فرائض کو کامیابی سے انجام دے سکیں۔ ایک طالب علم کو صرف اس بات کی ہی تلقین و تعلیم نہ کی جائے کہ وہ درخت کے پکے ہوئے پھل کو توڑ کھائے مگر اسے درخت لگانے کی ضرورت سے آگاہ نہ کیا جائے۔

سیرت سازی

تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ طلبہ کی سیرت اور کردار کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالے۔ انہیں انسانی قدروں سے مکمل طور پر آگاہ کرے۔ انہیں صدق، عدالت، سخاوت، محنت و مشقت، صبر و شکر، قناعت اور شجاعت جیسے اوصافِ حمیدہ کے فوائد سے روشناس کرا کے ان کی محبت ان کے دلوں میں جاگزیں کی جائے اور ان کے برعکس رذائل سے نفرت دلائی جائے۔

ایک دفعہ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا وہ کیا چیز ہے جو حفظ و فہم کے بعد بھی علم کو سینوں سے نکال دیتی ہے۔ حضرت کعبؓ نے جواباً فرمایا وہ لالچ ہے اور مخلوق کے سامنے دست سوال دراز کرنا ہے۔ تعلیمی درسگاہیں طلبہ کی سیرت سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، کیونکہ طلبہ کی فطرت نقالی کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اگر اساتذہ اسلامی اخلاق و عادات اور اطوار کو اپنائیں اور ان کا عملی نمونہ پیش کریں گے تو لازمی طور پر طلبہ ان کی عادات و اطوار سے متاثر ہوں گے۔ قرآن حکیم نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونۂ کامل قرار دیا ہے :

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

اللہ کے رسولؐ میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کسی نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں سوال کیا تو مائی صاحبہ نے وہ جواب دیا جو انسانی فکر کی آخری حد تھا۔ فرمایا، کان خلقہ القرآن، آپ کی سیرت اور کردار قرآن تھا۔ آپ نے صحابہ کرام کے سامنے زندگی کے ایسے ایسے نمونے پیش کئے کہ وہ سب حاملین علم نبوت بن گئے۔

ایک مسلمان استاد کو اسلامی کردار کا نمونہ ہونا چاہئے تاکہ اسے دیکھ کر طلبہ میں اسلام سے لگن اور محبت پیدا ہو کہ وہ غیر مسلم قوم کے نقالِ

نظر آئیں حکیم الامت علامہ اقبالؒ کو ایسے افراد قوم سے شکوہ رہا۔

تراوجود سراپا تجلّیِ افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر

درسِ خودی

طلبہ کو عزت نفس کا درس دینا چاہئے۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ عملی زندگی میں اعتماد علی النفس اور ہمت مردانہ ہی کام آتے ہیں۔ حالات کا عزم و ہمت سے مقابلہ کرنا، زندگی کی راہیں خود نکال لینا، مالیوسی اور بددلی کو قریب نہ پھٹنے دینا اور دوسروں کے رحم و کرم پر رہنا یہی درس خودی ہے۔ انسان کی حیثیت ایک کان کی طرح ہے کہ جس میں کئی قسم کی دھاتیں مدفون ہوتی ہیں۔ اس کی کھدائی سے ہی انسان ان تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح ایک انسان بہت سی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے مگر اس کو ان کا علم نہیں ہوتا اگر وہ ان خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کرے تو جلد ترقی کر سکتا ہے۔ استاد کا بنیادی فرض ہے کہ وہ طلبہ کی ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں ممد و معاون ہو۔

تخلیقی صلاحیت

طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا کرنا ہوگی کہ وہ اپنے کردار کے اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے پیش کریں نہ کہ وہ دوسروں کی نقالی کو ہی اپنا سرمایہ ناز بنا لیں۔ جو لوگ بکرے فقیر بن کر زندگی گزارتے ہیں وہ قوموں کی روحانی اور مادی ترقی اور خوشحالی میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے۔ ؎

تقلید کی روش سے بہتر ہے خودکشی

طلبہ میں کتاب فہمی کا ایسا جوہر پیدا کیا جائے کہ وہ خود کسی وقت صاحب کتاب بن سکیں۔ نواب صدیق حسن خان نے دورِ طالب علمی میں چند تک کے لگ بھگ کتابیں تصنیف کیں۔ یہ ان کا ذوق تخلیق تھا۔ تخلیق و ابداع کا تعلق کسی خاص موضوع سے نہیں ہے۔ ہر فن میں طالب علم کمال پیدا کر سکتا ہے :

کسب کمال کن	کہ عزیز جہاں شوی

علامہ اقبالؒ موجودہ نظام تعلیم پر بھرپور طنز کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

؎

کر سکتے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو
شکایت ہے مجھے یارب خداوندانِ مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

ضروری اطلاع

اگلا شمارہ یکم اپریل کو ہی ملے گا جس میں ۱۵ مارچ کا بھی شمارہ شامل ہو گا۔

منیجر

روشن کی اور اسی طریق سے یہ شمع اپنی جلوہ ریزیوں سے کائنات کو روشن کر سکتی ہے خوشامد و جاہ کی مسلک اہلحدیث کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

اہلحدیث کا اصل کام اشاعت و تبلیغ اور بدعت و ضلالت کا انسداد ہے تمام اس کے لیے راہ وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام نے اختیار کی جن کے ہاں سب سے بڑی دوسروں کی خیر خواہی و بھلائی تھی جو کچھ کیا گیا ان ہی اصولوں کی روشنی میں کیا گیا مخالفت برائے مخالفت نہ کی کا مقصد نہ تھا نہ ہو سکتا ہے اس سے انکار ممکن ہے کہ طائف کی وادی میں صد درجہ ظلم و ستم کے باوجود آپ ﷺ نے ان کی ہدایت کی دعا کی۔ میرے نزدیک آج کی علمی تحقیقی دور میں یہی طریق ہے جس سے مسلک اہلحدیث کی اشاعت ممکن ہے اور یہی وقت کا تقاضہ ہے کیا اکابرین کتاب و سنت اس پر غور کریں گے پھر تقاریر سے زیادہ آج تحریر کا دور ہے یہ دور کتب و رسائل کا ہے اگر جماعت ایک ایسا ادارہ قائم کرے جو عصر حاضر کے مطابق لٹریچر تیار کرے تو جلد ہی دنیا اس مقام کو قبول کرنے پر تیار ہو جائے گی امید ہی نہیں بلکہ درخواست ہے اس پر توجہ دی جائے۔

انتقال پر ملال

• یہ اندوہناک خبر انتہائی افسوس اور دلی صدمہ کے ساتھ آپ کو دی جاتی ہے کہ مولوی محمد عباس صاحب سلفی تاریخ ۲۳ر جنوری ۱۹۹۳ء کو ۶ بجے صبح اپنی قیام گاہ دارالعلوم میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ کی نماز دارالعلوم میں ادا کی گئی جس میں اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

مرحوم دارالعلوم کے صالح فرزندان میں تھے اور اپنی پوری زندگی مادر علمی کی خدمت ہی میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائے، ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب کرے اور جملہ پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

آپ سے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ، تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں چھوٹا بچہ دارالعلوم میں زیر تعلیم ہے حق تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں پروان چڑھائے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے

غمزدہ ناچیز سید عبدالحفیظ سلفی ناظم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ۔

مرکزی دفتر کی طرف سے ضروری ہدایات

۱۔ جن سفرائے حضرات کو مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی طرف سے مرکزی دفتر پر حاضری دینے کیلئے لکھا گیا ہے وہ فوراً مرکزی دفتر ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی میں آکر ناظم اعلیٰ کو اپنی رپورٹ پیش کریں۔

۲۔ جن حضرات نے ابھی تک اخبار ترجمان کے بقایاجات دفتر ترجمان کو ارسال نہیں کیے ہیں وہ فوراً اپنے بقایاجات دفتر کو ارسال کریں۔

بصورت دیگر ہم ان کی تفصیل اخبار میں جاری کرنے کیلئے مجبور ہونگے

۳۔ جن حضرات نے اخبار کے سالانہ بقایا یا پیشگی ارسال کی ہیں وہ براہ مہربانی فرما کر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔

۴۔ مکتبہ ترجمان کے وی پی کو پابندی سے چھڑا لیا کریں کیونکہ واپسی کی صورت میں مکتبہ کو نقصان ہوتا ہے جو کہ آپ ہی کا سرمایہ ہے۔

کسی بھی قسم کی خط و کتابت کرتے وقت صاف صاف لکھا کریں اور اپنا مکمل ایڈریس ارسال کریں ایک حضرت کو مکتبہ کی طرف سے ۵ وی پی واپس کرنے ہیں۔ اس کا مکمل ایڈریس درکار ہے۔

محمد شریف سراج جھیلی
آفس سکریٹری مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند
۳۱۷ صدر بازار دہلی ۶

مکتبہ ترجمان سے کتابیں منگوانے کا طریقہ

۱۔ فرمائش کتب و خط و کتابت کے وقت اپنا مکمل پتہ اردو یا انگریزی یا ہندی میں لکھئے اپنے قریب ترین ریلوے اسٹیشن کا نام تحریر کرنا ہرگز نہ بھولئے اور آرڈر کے ہمراہ ایک چوتھائی رقم پیشگی روانہ کیجئے۔

۲۔ وی پی کی اطلاع ملتے ہی پوسٹ مین یا ڈاک خانہ سے اسے وصول کر لیجئے وی پی پانچ دن سے زیادہ نہیں رک سکتی واپسی کی صورت میں آپ کو افسوس اور ہمیں محصول ڈاک کا نقصان ہوگا۔

۳۔ پانچ کلو پیکٹ تک کے پارسل ڈاک سے اور زیادہ وزن کے ٹرین سے طلب فرمائیں اگر ٹرانسپورٹ سے منگوانا چاہیں تو اس کی وضاحت تحریر فرمائیں۔ مطبوعہ کتابوں پر ٹرین سے نصف کرایہ لگتا ہے ڈاک خرچ و پیکنگ خریدار کے ذمہ ہوں گے۔

۴۔ آرڈر کی تکمیل کے وقت کتابوں کی جو قیمت ہوگی وہی لگائی جائے گی۔ اس لیے درج بل قیمتوں پر اعتبار کیا جائے۔

۵۔ پارسل یا بل کے متعلق اگر آپ کو شکایت ہو تو بل نمبر کے حوالے سے مطلع کیجئے۔ اطمینان بخش کارروائی کی جائے گی مگر فروخت شدہ کتب واپس نہ ہوں گی۔

۶۔ آرڈر وصول ہوتے وقت جو کتابیں موجود ہوں گی ان کے علاوہ دیگر کتب کی روانگی سے معذور ہوں گے۔

۷۔ تاجر حضرات اگر بینک سے بلٹی طلب کریں تو بینک کا پورا پتہ لکھیں ڈرافٹ اور چیک منیجر مکتبہ ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶ کے نام ارسال فرمائیں۔

حاصل ہے مسٹر عرفات انتہا پسندوں اور اعتدال پسندوں کے درمیان ایک متوازن شخصیت کے مالک ہیں اور انہوں نے دونوں گروہوں کے درمیان ہمیشہ توازن قائم رکھنے کی کوشش کی ہے

الجیریا کے اجلاس میں اسرائیل مقبوضہ علاقوں کو ملا کر نئی فلسطینی مملکت کی تشکیل کی گئی، لیکن امریکہ میں مسٹر عرفات کو تسلیم نہیں کیا گیا کچھ ممبروں نے اس کی تائید بھی کی۔ لیکن شام جس کا بنیادی مقصد فلسطینیوں کی الگ حیثیت کو ختم کرنا اور اردن اور مغربی کنارے پر انہیں خود مختاری دے کر اردن کے ساتھ الحاق کرنا ہے جبکہ فلسطینیوں کی بڑی تعداد اپنی الگ ریاست کے حق میں ہے شاہ حسین کی منصب پرستی کی پالیسی جو ہمیشہ سے رہی ہے اس کے پیش نظر وہ اپنی قیادت کی باگ ڈور یاسر عرفات کے سپرد کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

دیکھنا ہے کہ پی ایل او اگلا قدم کیا اٹھاتی ہے

دریں اثنا ایران عراق جنگ جس سے فلسطینیوں کے کاز کو زبردست نقصان پہنچا ہے برابر جاری ہے۔

اور ایران اب تک کسی کا کوئی اثر نہیں لے رہے ہیں

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک مرتبہ پھر دونوں متحارب فریقوں سے جنگ بند کرنے اور بین الاقوامی سرحدوں تک واپس ہونے کے بعد اقوام متحدہ کے جنرل کی نگرانی میں فوراً بات چیت کرنے پر زور دیا ہے

سکریٹری جنرل کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ امن سمجھوتہ کی کوششیں جاری رکھیں۔

ناوابستہ تحریک الگ سے دونوں ملکوں پر زور دے رہا ہے کہ وہ جنگ بند کر دیں لیکن ابھی تک ایران کے سخت رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

اور وہ اس وقت تک بات چیت نہیں کرنا چاہتا جب تک عراق میں صدام حسین کی حکومت ختم نہ ہو

اور عراق تاوان جنگ دینے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔

یہ ایسی شرطیں ہیں جن کے لئے عراق کبھی تیار نہ ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ ابھی جنگ ختم کرنے کا امکان نظر نہیں آتا

عبادت کسے کہتے ہیں

رفیق احمد گونڈوی
متعلم جامعہ محمدیہ بانڈی

عبادت کے معنی کسی بالاتر ہستی کی عظمت و کبریائی تسلیم کر کے اسکی فرماں برداری اور اطاعت کرنے اور اسے پاک اور مقدس سمجھ کر اس کے سامنے سر نیاز جھکانے کے ہیں۔ عام ہم اللہ کے بندوں کو دیکھتے ہیں جنکی قوت کو ہم بے پناہ سمجھتے اقتدار کو ہم لا انتہا اور مکمل کارفرمائیوں کو ہم بے گرو و تکار و غالب سمجھتے ہیں اسکی اطاعت کرتے ہیں اس اطاعت اور اطاعت کی صورت کو عبادت پرستش و بندگی کہتے۔ اطاعت ایک ذکر بھی کرتے ہے غرض یہ ہے کہ وہ اسکی قوتوں کو بے پناہ اور اسکی قدرتوں کو بے کراں نہیں سمجھتا حکومت کی اطاعت بھی کرتے ہیں لیکن وہ بھی فانی ہے اس کا اقتدار دیکھتے کچھ محدود ہے اس کی طاقت نہیں کہ وہ رعایا کے دلوں کو ٹٹول سکے اس کی نیتیں دیکھ سکے اور اس کی خلوتوں کی نگرانی کر سکے اطاعت اللہ کی بھی کرتے ہیں اور وہی در حقیقت اس کے لائق ہے اور اسی کے لئے زیبا ہے اس کے علاوہ اور کسی کو زیبا نہیں ہے اس لئے کہ وہ عالم الغیب ہے بصیر بالعباد ہے قادر علی الاطلاق ہے خلاق کریم ہے رازق حقیقی ہے جو ہستی ہر صفت اور قدرت میں کامل ہو آقائے حقیقی وہی ہو سکتا ہے اسی کے سامنے سر نیاز جھکایا جا سکتا ہے اور اسی کی عبادت ہمارے لئے زیبا ہے جو کہ اسی کی حکومت ارض و سما پر حاوی ہے شہنشاہ حقیقی وہی ہے اس لئے اس کا قانون ہی درست اور سب پر حاوی ہے اختیار والا ہے اسکے ہی حیطۂ قدرت سے اس عالم کون و مکاں کا کوئی ذرہ بھی باہر نہیں ساری مخلوق اپنی اپنی جگہ پر اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس کی عبادت میں مصروف ہیں اور کسی کا یہ مقدور نہیں کہ وہ اس کے قانون کی خلاف ورزی کرنے کی جرات کر سکے یا اس کی اطاعت سے سرتابی کر سکے اس کا یہ درست قانون اس کی تمام مخلوق انسان، حیوان، شجر، حجر، آب و ہوا، اجسام فلکی و سماوی سب پر حاوی ہے جسکو قانون قدرت کہا جاتا ہے۔ تمام کائنات میں جو کچھ بھی ہے اسی قانون کے ماتحت مجبور ہے بے چون و چرا اطاعت کر رہی ہے وہ اسے پوری سرگرمی اور اطاعت سے انجام دے رہا ہے آفتاب وقت پر نکلتا ہے اور وقت پر ڈوبتا ہے ستارے مشرق کو نکلتے ہیں اور غروب ہوتے ہیں چاند اپنے مقررہ ایام میں اپنی تابانیاں دکھاتا ہے اور مقررہ وقت تک غروب ہو کر غائب ہو جاتا ہے دریا ایک حکم سے بہہ رہے ہیں ہوائیں چل رہی ہیں بارش ہوتی ہے درخت اگتے ہیں پھول کھلتے ہیں بہار و خزاں کے زمانے میں … گیہوں سے گیہوں ہی پیدا ہوتا ہے گلاب کے درخت سے گلاب ہی اگتا ہے اور ہر ایک چرند چارپاؤں پر چلتے ہیں اور انسان دو پاؤں پر دوڑتا ہے کان سے سنتا ہے آنکھوں سے دیکھتا ہے زبان سے چکھتا ہے دماغ سے سوچتا ہے دل خون تقسیم کرتا ہے بھوک لگتی ہے تشنگی غالب ہوتی ہے غرضیکہ ہر شے جو زندہ اور باقی ہے وہ اسی کے قانون کی اطاعت کر رہا ہے اور اسکی اطاعت کے بغیر ایک لمحہ زندہ نہیں رہ سکتا انسان ایک حد تک عطا کردہ اختیارات سے مشرف ہے لیکن اس اختیار پر بھی وہ بے اختیار ہے اور قانون قدرت کے خلاف چل کر وہ دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً وہ پانی پینا چھوڑ دے کھانا ترک کر دے یا ان تمام چیزوں کے بجائے تجربات کو خدا بنا لے وہ کانوں سے نہیں سونگھ سکتا اور زبان سے نہیں سن سکتا ہاتھوں سے نہیں دوڑ سکتا ہوا میں نہیں اڑ سکتا معلوم ہوا کہ قانون کی اطاعت کی قدرت کی اہمیت اس کی وسعت اور باقاعدگی و باضابطگی تسلیم ہے لیکن اس تسلیم کے ساتھ انتہائی ضروری ہے کہ اس قانون کو اس طول و عرض کے ساتھ مرتب و مدون کرنے والے ہی کی طاقت ہے جو بے حس بے جان اور مادہ کو حرکت دے رہی ہے گاڑی جتنا چلائے تو نہیں چل سکتی جہاز بنا جہاز کو چلانے کے بغیر نہیں چل سکتا ہے مسلم امر ہے کہ انسان کی نبض ہو کر سورج بھی کسی کے اشارے پر طلوع اور غروب ہوتا ہے ستارے بھی کسی کے چمکانے سے چمکتے ہیں دریا بھی کسی کے بہانے سے بہتے ہیں ایک سلطنت تو سلطنت ایک ضلع اور ایک تحصیل کے انتظام کے لئے ایک مرکزی قوت یعنی ایک حاکم اور ایک منتظم اور با اختیار ہستی کی ضرورت ہے ہمارا روز مرہ کا مشاہدہ ہے بالکل اسی طرح اس عالم گیر نظام کو برقرار رکھنے اور اس ہمہ گیر نظام کو قانون کی اطاعت پر مجبور رکھنے اور چلانے والی بھی کوئی ہستی ضرور ہونی چاہئے کوئی مستقل واضح نہیں ہوتا اگر ہم قانون کی اطاعت اور حاکم کی اطاعت اللہ کے نام سے بدل دیں پھر طاعت کو مذہبی اصطلاح میں عبادت کہا جاتا ہے اس کے بعد ہم شرعی سے کہہ سکتے ہیں کہ ساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کی اطاعت اور عبادت میں مصروف ہے اور اسی پر اسکی بقا اور ارتقا کا انحصار ہے اطاعت فرماں پذیری اور پابندی قانون عبادت ہے اسے قرآن کریم نے کہیں لفظ عبادت کہیں سجود و قنوت کہیں تسبیح و تقدیس سے موسوم کر کے مطالب واضح کئے ہیں مثلاً۔

وله من فی السموات والارض كل له قانتون۔ زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے اور سب چیزیں اس کے آگے جھکی ہوئی ہیں۔ يسبح لله ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم۔ زمین میں جتنی اشیاء ہیں اور جتنی مخلوق ہیں اور چرند پرند پھیلائے اڑ رہے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ اپنی نماز اور تسبیح کا طریقہ جانتے ہیں اور اللہ کی تسبیح کرتے ہیں آسمان اور زمین اور ما فیہا کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے حقیقت یہ ہے کہ عبادت سجود اور تسبیح قنوت تمام مخلوق پر یکساں حاوی ہے اور وہی سب کو رزق دیتا ہے وہی رب ہے اگر انسان اپنے معبود کو بھول جائے اور اس کے قانون کے خلاف عمل کرے تو اس پر فساد مسلط ہو جاتا ہے اور رزق بند ہو جاتا ہے ان تمام باتوں کے ذکر کرنے کے بعد انسان کا دماغ حضرت ابراہیم جیسا دماغ نہیں کہ پھر پیدا ہو کر معبود کیسے بنا لو چاہئے جیسے کہ انہوں نے چاند کو دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب غروب ہو گیا تو کہا یہ میرا رب نہیں ہے اس کے بعد ستاروں کو دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے اور ایسے تمام اقوال ہیں۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء کو مبعوث کیا تاکہ میرے بندے صراط مستقیم سے بھٹکنے نہ پائیں اور میری عبادت میں مصروف رہیں جبکہ ایسے ہی انسان کا ٹھکانہ جنت ہے۔

علم

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام اشیاء کے نام کا علم سکھایا (القرآن)

آپ کا رب کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہیں جانتا تھا (القرآن)

اللہ تعالیٰ تم میں ایمان اور علم والوں کے درجے بلند کرتا ہے (القرآن)

اللہ کا خوف علم والے ہی رکھتے ہیں (القرآن)

بے علم اور علم والے برابر نہیں ہو سکتے (قرآن)

میرے رب میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ (قرآن)

میں تو تعلیم دینے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں (داری شریف)

جو علم حاصل کرنے نکلا وہ اللہ کے راستہ میں ہے یہاں تک کہ واپس آئے (ترمذی)

فرشتے طلباء کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین آسمان کی تمام چیزیں حتی کہ مچھلیاں اپنے پانی میں مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں (ترمذی)

جو علم حاصل کرنے کے لئے چلے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا اور جس گھر میں قرآن پڑھی جاتی ہے اس پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں (مسلم)

جو علم کو چھپاتا ہے اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائیگی (احمد، ابن ماجہ)

ایک گھڑی پڑھنا پڑھانا معروف رات بھر کی شب بیداری سے بہتر ہے (دارمی)

علم کا حاصل کرنا ہر مسلم پر فرض ہے (ابن ماجہ)

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے بیٹے تم عالموں کی مجلس میں بیٹھا کرو اور دانا لوگوں کی باتوں کو سنا کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ علم و حکمت کی روشنی سے مردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے (طبرانی)

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا علم کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ۔

تھوڑا علم بہت سی عبادت سے بہتر ہے انسان کو تھوڑا علم بھی کافی ہے اگر خدا کی بندگی کرے اور تھوڑی جہالت بھی کافی ہے اگر اپنی رائے پر مغرور ہو (طبرانی)

موت کے بعد تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم جس کے ذریعہ نفع حاصل کیا جائے، نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کرے (مسلم)

شوکت علی محمدی گونڈوی خطیب جامع اعظم

D (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی مطبوعات

رحمۃ للعالمین مکمل سیٹ ۷/۵۰
ترمذی شریف مکمل ——
تاریخ اسلام مکمل سیٹ ۱۰۰/۰۰
ترجمان القرآن اول دوم سوم چہارم مکمل سیٹ ۱۲۵/
قاموس الجدید اردو عربی ۲۲/۰۰
المنجد ۹۰/۰۰
اسلامی وظائف ۱۵/۵۰
یسرنا القرآن سیکڑہ ۸۰/۰۰
پارہ عم ،، ۲۵/۰۰
قاعدہ بغدادی ،، ۲۰/۰۰
شہدائے احد ۵/۵۰
پیر کامل ۶/۰۰
جیبی جانماز مع نماز ۳/۰۰
کتاب الجنائز ۵/۵۰
فتاوی علماء حدیث اول ۹/۵۰
،، ،، دوم ۱۱/۰۰
قرآنی شمعیں اول ۷/۵۰
،، دوم ۷/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان ۱/۵۰
اسلامی نظام حکومت کے ضروری اجزاء از علامہ محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ ۲/۰۰
درجات الیقین یا شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ۱/۵۰
دستور المتقی مجلد ۱۳/۰۰
،، ،، غیر مجلد ۱۰/۰۰
تحسین الاسلام قاعدہ ۱/۷۰
اصول تفسیر ابن تیمیہؒ ۵/۰۰
سنت اور بدعت ،،
دعوت ایمان محمد بن عبدالوہاب
ثنائی پاکٹ بک ۱/۵۰
اہلحدیث کا مذہب ۵/۰۰
تقلید باطلہ کا تردید ۵/۰۰

تحسین اسلام اول ۱/۷۰
،، ،، دوم ۲/۰۰
،، ،، سوم ۲/۷۵
،، ،، چہارم ۳/۰۰
،، ،، پنجم ۵/۰۰
اسلامی کہانیاں اول ۱/۵۰
،، ،، دوم ۲/۰۰
،، ،، سوم ۲/۵۰
آسان حساب اول ۱/۵۰
،، ،، دوم ۲/۰۰
،، ،، سوم ۲/۵۰
ہندی پرائمری لیسنگ ۱/۰۰
حسن بصری ۱/۰۰
فضائل ماہ محرم و یوم عاشورہ ۱/۰۰
ایمان و احتسابیات ۳/۰۰
حب رسول کا مظاہرہ ۱/۵۰
دینی تحریکوں میں بنا و بگاڑ کے مظاہر ۵/۵۰
اسلام اور اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ مرحوم ۱/۰۰
وجہ ایصال و ثواب ۳/۰۰
اسلامی فقہ علامہ عبدالرحمٰن رحمانی
کلمہ طیبہ سی بی خان ۱/۲۵
اسلامی عقیدہ ۳/۰۰
امامت اور سیاست ابن تیمیہؒ
احکام نماز محمد بن عبدالوہابؒ
تنقید و تقلید ۲/۵۰
تفسیر ابن کثیر اول ۱۵/۰۰
مسلمان بیوی ۲/۵۰
والدین کے حقوق ۱/۵۰
معلومات عامہ اول ۱/۵۰
،، ،، دوم ۲/۰۰
،، ،، سوم ۲/۵۰

توحید کیا ہے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۲/۵۰
مسنون دعائیں عاصم نعمانی ۱/۲۵
کردار کا جادو شاہ بلیغ الدین ۲/۵۰
قانون الٰہی یا انسانی عبدالقادر عودہ شہیدؒ ۲/۵۰
چالیس حدیث امام نووی انگریزی اردو ۱۰/۰۰
قرآن اور دعوت انقلاب سید قطب شہید ۲/۵۰
اقبال اور رشو سلزم ڈاکٹر و ایس اے خان ریٹائرڈ چیف جسٹس آف پاکستان ۴/۰۰
مولانا مودودی کا مجرم کیوں سبحان خاں ۲/۵۰
قرآنی اخلاق پروفیسر عبدالصمد صارم ۲/۰۰
رہنما کتب حافظ محمد گوندلوی ۵/۰۰
حضرت عائشہ کی شادی اور اصل عمر محمد فاروق خاں ایم اے ۱/۰۰
انسانیت کی تعلیم اور احسان پروفیسر عبدالحمید رحمانی ۱/۰۰
رسول اکرمؐ کی نماز علامہ محمد اسماعیل گوجرانوالا ۷/۰۰
مثالی معاشرہ ڈاکٹر محمد سعید (اقبال والا) ۲/۵۰
مہر نبوت علامہ قاضی سلیمان منصور پوری مؤلف رحمۃ للعالمین ۲/۵۰
سیرت ابن تیمیہ ابوزہرہ مصری
اجتہاد و تقلید امام ابن تیمیہ
توحید اور کفر محمد عبدالوہاب
زیارۃ القبور ۲/۰۰
صلوٰۃ الرسول ۱۵/۰۰

آزاد کی تصانیف

مضامین الہلال ۶/۰۰
تبرکات آزاد ۲/۵۰
قول فیصل ۴/۵۰
شہدائے اعظم ۶/۵۰
انسانیت موت کے دروازے پر ۶/۰۰
کاروان خیال ۴/۵۰
غبار خاطر ۱۶/۵۰

مولانا وحید الدین خاں کے قلم سے

دین کیا ہے ۳/۰۰
تعمیر ملت ۳/۵۰
ظہور اسلام ۱۳/۰۰
تاریخ کا سبق ۳/۰۰
مذہب اور سائنس ۳/۵۰
تعارف اسلام ۳/۵۰
تجدید دین ۳/۰۰
الاسلام ۱۵/۵۰
زلزلہ قیامت ۳/۵۰
عقلیات اسلام ۲/۵۰
فسادات کا مسئلہ ۳/۵۰
مذہب اور جدید چیلنج ۱۵/۵۰
اسلام دین فطرت ۲/۵۰
اسلامی دعوت ۳/۰۰
قرآن کا مطلوب انسان ۵/۵۰
اعلام الموقعین امام ابن قیمؒ
معیار الحق شیخ الکل سید نذیر حسین محدث میاں صاحب
مشرک کون؟ محمد بن عبدالوہاب
سیرت رسول ،،
مجذوب ۱/۰۰
گل کدہ ۲/۵۰
دستور جمعیۃ اہلحدیث ہند ۱/۰۰

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۱ دہلی ۶

پرنٹر پبلشر حافظ محمد یحییٰ نے کلر پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر ۳۱۹ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا